118752 ـ اگر عقد نكاح كے وقت خاوند اور بيوى نماز ادا نہ كرتے ہوں تو كيا عقد نكاح كى تجديد ہو گى ؟

سوال

جب عقد نكاح كرنے والا اور اسى طرح خاوند اور بيوى اور بيوى كا والد اور دونوں گواہ بھى نماز ادا نہ كرتے ہوں اور نكاح پڑھنے والا شخص نكاح بھى صحيح طريقہ سے نہيں پڑھا سكتا اور بلكہ عربى زبان كے علاوہ دوسرى زبان ميں نكاح پڑھايا اور اس ميں كلمہ بھى نہيں پڑھايا تو اس عقد نكاح كا حكم كيا ہے آيا يہ شادى مشروع شمار ہو گى يا نہيں ؟ اور جب وہ دونوں ترك نماز سے توبہ كر كے نماز كى پابندى كرنے لگيں تو كيا نكاح كى تجديد ہو گى يا كہ پرانا نكاح ہى مشروع شمار ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر تو تارك نماز فرضيت كے انكار كى وجہ سے نماز ترك كر رہا ہے تو سب علماء متفق ہيں كہ وہ كافر ہے، اور اگر وہ سستى و كاہلى كى بنا پر نماز ترك كرتا ہے تو علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق وہ كافر ہو گا.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (5208) اور (2182) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اور اگر عقد نكاح كے وقت خاوند اور بيوى تارك نماز تھے تو جب وہ دونوں ہى توبہ كر كے نماز پابندى كے ساتھ ادا كرنا شروع كر ديں تو وہ اپنے نكاح پر ہى باقى رہينگے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كفار كو ان كے نكاح پر باقى ركھا تھا، اور ان ميں سے كسى ايك كو بھى اسلام قبول كرنے كے بعد نكاح كى تجديد كا حكم نہيں ديا، اور اسى طرح كسى مرتد ہونے والے شخص كو بھى آپ نے تجديد نكاح كا حكم نہيں ديا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كفار كا نكاح صحيح ہے، جب وہ مسلمان ہو جائيں ت وانہيں اسى نكاح پر ركھا جائيگا.. اور ان كے نكاح كے طريقہ اور كيفيت كو نہيں ديكھا جائيگا، اور اس كے ليے مسلمانوں كے نكاح كى شروط ولى اور گواہوں كى موجودگى اور ايجاب و قبول وغيرہ كا اعتبار نہيں ہونگى، اس ميں مسلمانوں كا كوئى اختلاف نہيں.

ابن عبد البر كہتے ہيں: علماء كرام كا اجماع ہے كہ جب خاوند اور بيوى دونوں اكٹھے ايك ہى حال ميں مسلمان ہو جائيں جب ان دونوں ميں كوئى نسب اور رضاعى حرمت نہ ہو تو انہيں اس نكاح پر ركھا جائيگا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بہت سارے مرد و عورت حضرات اسلام لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے نکاح پر باقی رکھا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی شروط اور کیفیت کے بارہ میں دریافت نہیں فرمایا، یہ چیز تواتر اور ضروری طور پر معلوم ہے، تو اس طرح یہ یقینی امر ہوا " انتہی

دیکھیں: المغنی (10 / 5).

اور مطالب اولی النھی میں درج ہے:

" تنبیہ:

جب مرتد شخص کسی مرتد و کافرہ وغیرہ عورت سے شادی کرے یا پھر کوئی مرتد عورت کسی کافر مرد سے شادی کرے اور پھر دونوں خاوند اور بیوی مسلمان ہو جائیں تو یہاں یہ کہنا چاہیے کہ: ہم دونوں کو حربی کی طرح نکاح پر قائم رکھیں گے جب وہ نکاح فاسد کرے اور پھر اسلام قبول کر لے کیونکہ معنی ایك ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے دور میں کئی ایك مرتد لوگ اسلام میں پلٹ آئے لیکن انہیں دوبارہ نکاح کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، اور یہ قیاس میں اچھا ہے "

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے " انتہی.

دیکھیں: مطالب اولی النھی (5 / 13).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نماز کی ادائیگی نادر طور پر کبھی کبھار کرتا ہوں، اور میں نے اس عرصہ میں شادی بھی کی ہے، اور الحمد للہ اب میں نمازی بن چکا ہوں، اور حج بھی کر لیا ہے اور اللہ سے اپنے پچھلے گناہوں کی توبہ کر چکا ہوں لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ اس عقد نکاح کا حکم کیا ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟

اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہو گا، یہ علم میں رہے کہ اس بیوی سے میرے پانچ بچے بھی ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر تو عقد نکاح کے وقت آپ کی بیوی آپ کی طرح بعض اوقات نماز ادا کرتی اور بعض اوقات ادا نہیں کرتی تھی تو نکاح صحیح ہے، اور اس نکاح کی تجدید ضروری نہیں، کیونکہ تم دونوں ہی ترك نماز کے متعلقہ حکم میں برابر تھے اور وہ کفر ہے.

لیکن اگر عقد نکاح کے وقت عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی تھی تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق نکاح کی تجدید کرنا ہو گی، جب تم میں سے ہر ایك دوسرے کی رغبت رکھتا ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ ترک نماز سے توبہ کرنا ہو گی اور توبہ پر قائم رہنا ہو گا.

اور تجدید نکاح سے قبل جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ شرعی اولاد ہے، انہیں نکاح شبہ کی بنا پر اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصب کرے "

انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 290).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اور اگر وہ دونوں عقد نکاح کے وقت ساری نمازیں ادا نہیں کرتے تھے، اور پھر بعد میں اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں ہدایت نصب فرمادی اور وہ نماز کی پابندی کرنے لگے تو ان کا نکاح صحیح ہے.

بالکل ایسے ہی جیسے اگر کوئی کافر شخص مسلمان ہو جائے تو اور نکاح کے باقی ہونے میں کوئی شرعی مانع نہ ہو تو ان کے نکاح کی تجدید نہیں ہو گی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے کسی بھی کافر کو تجدید نکاح کا حکم نہیں دیا تھا " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 291).

اس بنا پر جب خاوند اور بیوی ترک نماز سے توبہ کر لیں اور پابندی سے نماز ادا کرنے لگیں تو وہ انہیں تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ اپنے پہلے نکاح پر ہیں.

واللہ اعلم .